



11010 – کلمہ لو (اگر) استعمال کرنے کا حکم

سوال

کسی نے سنا کہ ایک شخص یہ کہہ رہا تھا کہ (لو) اگر آپ ایسے کرتے تو آپ کے ساتھ یہ معاملہ نہ ہوتا تو دوسرے شخص نے یہ بات سن کر کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور یہ ایسا کلمہ ہے اس کا قائل کفر تک چلا جانا ہے تو دوسرے آدمی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کا بیان کرتے ہوئے فرمایا :

(الله تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے میری تمنا ہے اگر وہ صبر کرتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کا معاملہ ہمارے لئے بیان فرماتا) تو دوسرے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے استدلال کیا کہ (الله تعالیٰ کو طاقت ور مومن کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے حتیٰ نے یہ بات کہی کہ بیشک کلمہ لو (اگر) شیطان کا دروازہ کھولتا ہے) تو کیا یہ اسکا ناسخ ہے یا کہ نہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی فرمایا ہے وہ سب حق ہے اور-- لو (-اگر) یہ دو طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ پہلی وجہ۔ گزری ہوئی چیز پر بطور غم یا پھر ایسے معاملہ جس کی قدرت تھی اور وہ گزرگیا جسے وہ کرنے سکا تو اس پر بطور بے صبری یہ لفظ بولنا۔ تو یہ ہے وہ جس سے منع کیا گیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے کفر کیا اور اپنے بھائیوں کے حق میں جبکہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں ہوں کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ ہی مرتے اور نہ قتل کئے جاتے اس کی وجہ یہ تھی کہ اس خیال کو اللہ تعالیٰ ان کی دلی کا سبب بنادے"

تو یہ وہ ہے جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ جیسا کہ انکا قول ہے۔ (اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر (لو) میں اس طرح کر لیتا تو ایسا ہو جاتا لیکن یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو چاہا کر دیا۔ کیونکہ



اگر (لو) یہ شیطان کا عمل کھول دیتا ہے) یعنی آپ پر غم اور افسوس اور بے صبری کھول دے گا۔ اور یہ نقصان دہ نہ کہ نفع مند بلکہ آپ یہ جان لیں کہ جو آپ کو پہنچنے والا ہے وہ آپ سے غلطی نہیں کرے گا اور جو آپ سے چوک جائے وہ آپ کو ملنے والا نہیں ہے۔

جیسا کہ ارشاد ربیانی ہے۔

"کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اسکے دل کو ہدایت دیتا ہے"

تفسرین نے کہا کہ وہ آدمی ہے جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یہ جانتے ہوئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس پر راضی ہو اسے تسلیم کرے۔

دوسری وجہ: یہ کہ کلمہ (لو) اگر نفع مند علم کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اگر آسمان و زمین میں اللہ کے علاوہ اور بھی معبد ہوتے تو یہ دونوں درہم بڑیم ہو جائے"

اور یا پھر خیر کی محبت اور اسکے ارادہ سے بولا جائے۔ جیسا کہ: اگر میرے پاس بھی فلاں کی طرح ہوتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح وہ کر رہا ہے۔ اور اس طرح تو یہ جائز ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ:

(میری تمنا ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کا معاملہ ہمارے لئے بیان فرماتا)

یہ بھی اسی باب سے ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"انکی خواہش ہے کہ اگر آپ نرمی اختیار کریں تو وہ بھی نرم ہو جائیں"

بیشک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پسند فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انکے قصہ کو بیان فرمائے تو آپ نے اسے صبر کی محبت کی بنا پر بیان کیا جو کہ اس پر مرتب ہوتی ہے تو اس میں جو منفعت تھی اسے جانتے ہوئے آپ نے یہ فرمایا اور اس لئے نہیں کہ اس پر کوئی بے صبری اور غم و افسوس اور نہ ہی صبر کی قدرت رکھتے ہوئے اسے چھوڑنے پر بولا ہے

والله تعالیٰ اعلم۔